



Name : Faizan Waseemw

Serial No : 22332

MODE: Urgent

Address : KARACHI

Date : 6/9/2014

Subject : HALAL HARAM

Contact No:

Writer : اسرار حرام

Email :

Assalamu alaikum, .hazrat jab bank mein naukri Karna haram hai to bank account kholna kyun halal hain, kyun k log bank mein job karna nahi chahte lekin apne accounts khulwate hain ,aisa kyun?  
JAZAKALLAH

**حضرت ابوبینک میں نوکری کرنا حرام ہے تو بینک اکاؤنٹ کھولنا کیوں حلال ہے  
کیونکہ لوگ بینک میں جاب کرنا ہنسیں چاہتے ہیں اپنے اکاؤنٹ کھلواتے ہیں۔ ایسا کیوں؟  
الجواب حامدًا ومصلیاً**

سودی بینکوں میں سیونگ اکاؤنٹ کھولنا بھی جائز ہنسیں جبکہ ایسکی ملازمت میں تفصیل ہے کہ بینک کی ایسی ملازمت جس کا تعلق براہ راست سودی معاملات سے ہے جیسے منجر اور کیشیر وغیرہ کی ملازمت ایسی ملازمت بالکل حرام اور ناجائز ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وہوکله وکاتبه و شاهدیہ وقال هم سواء (مسلم ثرشیف ص ۲۷۲) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے اور سودی تحریر لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں“۔ اور ایسی ملازمت سے حاصل ہونے والی آمدی بھی حرام ہے۔ لیکن بینک کی ایسی ملازمت جس کا تعلق براہ راست سودی معاملات سے ہنسیں، نہ اسکا تعلق سود کے لکھنے سے ہے، نہ سود پر گواہ بننے سے ہے اور نہ سودی معاملات میں کسی قسم کی تحریر ہوتی ہے جیسے جو کہ دار کی ملازمت، ایسی ملازمت اور اس سے حاصل ہونے والی آمدی کے متعلق علماء کرام کی آراء مختلف ہیں ایک راشد یہ ہیکل بینک کی ایسی ملازمت جس کا سودی معاملات سے کسی قسم کا تعلق ہنسیں یہ بھی جائز ہنسیں کیونکہ ایسے ملازمین کا اگرچہ سودی معاملات میں کوئی عمل دخل ہنسیں جو تنخواہ دی جاتی ہے وہ ان رقم کے مجموعے سے دی جاتی ہے جو بینک میں موجود ہوتی ہیں اور اس میں سود بھی شامل ہوتا ہے اس لیئے ایسی ملازمت بھی جائز ہنسیں، جبکہ دوسری راشد یہ ہیکل بینک کی صرف ایسی ملازمت جس کا سودی معاملات سے کسی قسم کا تعلق ہنسیں یہ جائز ہے اس کی وجہ یہ ہیکل ان ملازمین کو جو تنخواہ دی جاتی ہے وہ اگرچہ ان رقم کے مجموعے سے دی جاتی ہے جو بینک میں موجود ہوتی ہے لیکن بینک میں موجود ساری کی ساری رقم سودی ہنسیں ہوتی ہے بلکہ اس میں کئی قسم کی رقمیں مخلوط ہوتی ہیں یعنی وہ رقم بھی ہوتی ہیں جو لوگوں نے اپنے کھاتوں میں جمع کروائی ہوئی ہیں یعنی بینک نے وہ رقم قرض کے طور پر لی ہوئی ہیں اور وہ رقم بھی ہوتی ہیں جو بینک کے مالکان کا اصل سرمایہ ہے اور وہ رقم بھی ہوتی ہیں جو بطور سود (حصاری ہے)

کے حاصل کی گئی ہیں لیکن بنک میں جمع شدہ ان مخلوط رقم کی اکثر ذیلی دو فرمیں ہوتی ہیں اور اُخْری قسم کی رقم ان کی بہ نسبت کم ہوتی ہے اس لیے بنک میں موجود رقم میں اکثر رقم حاصل ہوتی ہیں لہذا اس مجموعی مخلوط رقم سے ایسے ملازمین کو تنخواہ دیجاتی ہے جن کا سودی معاملات سے کسی قسم کا تعلق ہنس تو ان کیلئے ایسی ملازمت اور اس سے حاصل ہونے والی تنخواہ حرام ہیں، البتہ ہر یہی ہیکر بنک کی ایسی ملازمت بھی اختیار نہ کی جائے بلکہ کسی دوسرے حلال ذریعہ معاش کو تلاش کرے لیکن بعض علماء کرام کی رائے کے مطابق چونکہ بنک کی "بیکریہ اری" کی ملازمت کی وجہ پر کوشش ہے اس لیے اس ملازمت سے حاصل ہونے والی آمدنی ناجائز اور حرام ہیں۔

فِي تَكْلِيْةِ فَتْحِ اللَّهِ .. عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُ الرِّبَا، وَمُوكَلُهُ  
وَكَاتِبُهُ، وَشَاهِدُهُ وَقَالَ حُمُّرٌ سَوَاءً -

قال العلامۃ العثمانی تحدت (قوله وكاتبه) لأن  
كتابۃ الزیادۃ اعانته علیه، ومن هنا ظهر ان التوظف في  
البنوك الربوبیة لا يجوز، فان كان عمل الموظف في البنك  
ما يعين على الربا، كالكتابة او الحساب، فذلك حرام لوجهين  
الأول اعانته على العصیۃ والثانی اخذ الاجرۃ من المال الحرام  
فإن معظم دخل البنوك حرام مستجلب بالربا وأماماً اذا كان  
العمل لا علاقته له بالربا فإن حرام للوجه الثاني فحسب  
فاذ وجده بنك معظم دخله حالات جازفيه التوظف  
للنوع الثانی من الأعمالاته (ج ۱ ص ۶۱۹) —

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

اسرار محمد عفی عنہ  
دارالافتاء جامعۃ بنوریہ عالیہ کراچی  
۲۳ روزی الحجۃ ۱۴۳۵ھ

احوا

شروع ناول حوالہ عمالہ  
حزال الافتاء حامیہ بنوریہ کراچی  
۲۵ روزی الحجۃ ۱۴۳۵ھ

لیوں  
منہجۃ الفتن  
دان الاعتداء جامعۃ بنوریہ  
۰۷۳۳۵ نکاح ۱۴۳۵

